# قبوں کے انہدام پر ایک شرعی نظر

## سعودی حکومت کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈے کی حقیقت

از :- حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ تعالی

آل سعود نے جب سے حرمین شریفین کو شرک وبدعات سے پاک کیا ہے ۔ دنیا بھر کے قبوری شریعت کے علمبردار اور بدعات اور باطل کو بطن پرستی کا ذریعہ بنانے والے غالی، متعصب مبتدعین مقابر پرست نے آل سعود اور سعودی حکومت کے خلاف آسمان سر پر اٹھایا ہوا ہے ۔ اور ہر سال ۱۷ ۔شوال کو "یوم انہدام قبور" کے طور پر منا کر سعودی حکومت کے خلاف خبث باطن کا اظہار کیا جاتا ہے اور مطالبہ کیا جاتا ہے کہ شرک و بدعات کے ان مراکز کو پھر سے آباد کیا جائے ۔ قطع نظر اس بات کے کہ اسطرح دوسرے ملک کے اندرونی، مذہبی معاملات میں مداخلت اور دو برادر اسلامی ملکوں کے درمیان نفرت کی دیوار کھڑی کی جائے ۔

**اس تناظر میں اس مضمون کو پڑھیں اور جائزہ لیں کہ قرآن و سنت اور فقہائے احناف کا پکی قبروں کے بارہ میں کیا حکم ہے ؟**

زیر نظر مضمون دراصل ایک اشتہار تھا جو آج سے نصف صدی قبل اس وقت جواب میں شائع کیا گیا تھا ۔ جب سلطان عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل سعود مرحوم والی نجد وحجاز نے شریعت اسلامیہ کے احکامات کے مطابق پختہ قبریں، قبے اور "مزارات" ڈھا دیئے تھے ۔ جس پر اہل بدعت قبر پرستوں نے بڑا شور مچایا تھا اور قبوں کے جواز میں کچھ مضامین لکھے تھے ۔ اہل بدعت کا مرکز ان دنوں لاہور بالخصوص مولانا دیدار علی خطیب مسجد وزیر خاں لاہور تھے ۔ اسی طبقے نے اب پھر دوبارہ اس مسئلے کو حرمین شریفین کے تقدس کو پامال کرنے اور مرکزیت کو ختم کرنے کے لئے ڈھال بنایا ہے ۔ اور عوام میں سعودی حکومت کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈے کی مہم شروع کر رکھی ہے ----- چنانچہ مذکورہ اشتہار کو اسی لئے دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے عوام کے سامنے اصل مسئلہ اور اس کے شرعی دلائل آجائیں اور غلط فہمیوں کا ازالہ ہو جائے ۔ واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم ۔

# قبوں کے انہدام پر ایک شرعی نظر

# اور

# حجاز مقدس میں توحیدی منظر

واقفان حال اچھی طرح جانتے ہیں کہ جب سے سلطان عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل سعود کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے اپنے حرم محترم کو آزاد کرایا ہے۔ اور جب سے الحمدللہ مکہ معظمہ ان کی حکمرانی کے تحت خلافت راشدہ کا نمونہ بن رہا ہے اور جب سے حجاز مقدس پر توحید کا پرچم لہرا رہا ہے اور جب سے اس مبارک ملک میں سنت نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ کا جھنڈا بلند ہو رہا ہے۔ تب سے بتوں کے پجاری، ابلیس کے حواری، بدعت کے شیدائی اور سنت کے مٹانے والے جنہیں توحید کی دشمنی، اسلام سے عداوت اور سنت سے بغض میں حظ وافر ملا ہے۔ اور جنہیں اوہام پرستی میں ذرا بھی تامل نہیں، جن کا کاروبار اس قبر پرستی اور اصنام پرستی سے وابستہ ہے۔ گوناگوں افتراء پردازی، طرح طرح کی کذب آمیزی کر کے سلطان عبدالعزیز آل سعود کو بدنام کرنے کی ٹھان رکھی ہے۔ کہیں قتل اہل طائف کا الزام لگایا جا رہا ہے، کہیں فرضی مولدالنبی کے توڑنے پر درد ہو رہا ہے۔ کہیں قبوں کے گرانے پر رونا رویا جاتا ہے۔ کہیں گزشتہ جھوٹی کہانیاں تازہ کر کے عوام کو گمراہ کیا جاتا ہے۔ غرض ان غازیان اسلام کے بدنام کرنے کا کوئی پہلو بھی نہیں چھوڑا جاتا۔ جدھر دیکھو اس طائفہ کا ہر ایک فرد اپنی جدوجہد (عام اس سے کہ اشتہاروں کے ذریعہ سے ہو یا اخباروں کے ذریعہ سے) ان خدام اسلام کی دشمنی میں صرف کرتا ہوا نظر آتا ہے حالانکہ ان سب بہتانوں کی حقیقت واضح ہو چکی ہے۔ لیکن پھر بھی پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ نجدیوں نے فلاں ظلم کیا، قبے گرا دیئے، مولدالنبی توڑ ڈالا، پکی قبریں برباد کر دیں، یہ کیا، وہ کیا، حالانکہ آل سعود (نصرهم الله تعالى على اعدائهم) نے جو کچھ کیا ہے کتاب و سنت، سلف صالحین، اور ائمہ اربعہ کے فتاوی کے تحت کیا ہے چنانچہ ذیل میں چند احادیث نبویہ کلام شراح حدیث و حوالہ جات فقہیہ نقل کئے جاتے ہیں تا کہ کسی کو کچھ بھی کلام کرنے کی گنجائش باقی نہ رہے۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

# پہلی حدیث ۔

عن جابر رضی الله عنہ قال : نهی رسول الله صلی الله علیه و اله وسلم ان یجصص القبر وان یقعد علیه و ان یبنی علیه ( رواه مسلم ص ۳۱۲ کذا فی مشکوة ص ۱۴۸) ۔ یعنی حضرت جابر فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبر پختہ بنانے اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت بنانے سے منع فرمایا ۔قال العلامة النووی فی شرحه ص ۳۱۲ قال اصحابنا : تجصیص القبر مکروه والقعود علیه حرام (الی قوله) والبنا علیه (الی قوله) نص علیه الشافعی والاصحاب انتهی - مختصراً ۔ یعنی ہمارے اصحاب فرماتے ہیں کہ قبر کا چونا گچ / پکی (سیمنٹ) کرنا مکروہ ہے اور اس پر عمارت بنانا حرام ہے اسی طرح امام شافعی اور آپ کے اصحاب نے تصریح کی ہے ۔ قال العلامة القاری الحنفی فی المرقاة قال فی الاز هار النهی عن تجصیص القبور لکراهیة ویتناول البنا بذلک انتهی مختصراً ۔یعنی ملا علی قاری حنفی مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ازہار سے نقل فرماتے ہیں کہ قبر کا چونا گچ کرنا مکروہ ہے اور یہ نہی عمارت بنانے کو بھی شامل ہے ۔ وقال التور بشتی : یحتمل الوجهین احدهما البنا علی القبر بالحجارة وما یجری مجراها والآخران یضرب علیها خبا ونحوه کلاهما منهی لعدم الفائدة فیه انتهی ما فی المرقاة یعنی فرماتے ہیں کہ حدیث کے دونوں مطلب ہو سکتے ہیں یعنی پتھر وغیرہ کی عمارت کے نہ بنانے پر بھی یہ نہی شامل ہے اور خیمہ وغیرہ کے منع پر بھی شامل ہے ۔ بہرحال ہر دو صورت میں منع ہے کیونکہ اس میں کچھ فائدہ نہیں ہے بلکہ عبث ہے ۔طیبی فرماتے ہیں ۔ لانه من صنیع الجاهلیة ۔ کیونکہ قبہ وغیرہ بنانا جاہلیت والوں کی روش ہے ۔

قال العلامة علی بن عبدالله الاند لسی فی شرح النسائی اختلفوا فی البنا فذهب الامام احمد و ابو حنیفه فی درایة والرافعی و داؤد الظاهری انه حرام مطلقاً سوا کان فی مقبرة سبلة و کان فی ملک البانی وقال مالک والشافعی والثوری والاوزاعی وابو حنیفه فی روایة اخری انه حرام کان فی مقبرة سبلة ومکروه ان کان فی ملک البانی یعنی امام احمد ، امام ابو حنیفہ اور داؤد ظاہری امام رافعی قبر پر قبہ وغیرہ بنانے کو حرام کہتے ہیں ۔ خواہ وہ قبہ وغیرہ عام قبرستان میں ہو یا خاص میں ۔ اور امام مالک ، امام شافعی اوزاعی اور ثوری عام قبرستان میں تو حرام بتاتے ہیں مگر خاص میں مکروہ بتاتے ہیں ۔ اور امام ابو حنیفہ سے بھی ایک روایت اسی طرح وارد ہے ۔ بہرصورت کراہیت بناء پر ائمہ کا اتفاق ہے ۔ علامہ عینی حنفی شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں ۔

ان نصب الخیام علی القبر مکروه - انتهی مختصراً ۔ یعنی قبروں پر خیمہ کھڑا کرنا مکروہ ہے

## قارئین کرام ۔

مذکورہ بالا بیان سے واضح ہو گیا کہ کتاب و سنت سے قبوں کا بنانا ہر گز ثابت نہیں بلکہ بانی مستحق عذاب ہے ۔ یہاں تک کہ صحابہ کرام کا بھی اجماع اسی پر ہے کیونکہ ایک لاکھ کئی ہزار صحابیوں میں سے کسی نے بھی کسی کی قبر پر قبہ نہیں بنایا ۔ اسی طرح تابعین ، تبع تابعین رحمہم اللہ اجمعین سے بھی قبوں کے بنانے کا جواز ثابت نہیں ہوتا ۔ حتی کہ ائمہ اربعہ بھی قبوں کے ناجائز ہونے بلکہ حرام ہونے کی تصریح کر رہے ہیں ۔ تو پھر کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ سلف میں بعض اباحت کے قائل ہیں ۔ یہ محض جھوٹ اور سلف پر بہتان ہے اگر کسی کے پاس اس کا معتبر ثبوت ہو ۔ قائل کا نام ہو اور یہ بھی ہو کہ وہ کون شخص ہے تو ہم حق محنت دینے کو تیار ہیں ۔

آؤ ہمت کرو اور مفت کے روپے بٹورو ۔ اللہ کی شان ہے کہ ہمارے حنفی بھائی ہمیشہ اس بات پر زور دیا کرتے ہیں کہ اسلام مذاہب اربعہ ہی میں منحصر ہے جو مذاہب اربعہ سے باہر ہوا تو فورا مرتد ہوا لیکن کیا ؟ اس بارہ میں کوئی دلیل شرعی پیش کر سکتے ہیں ؟ کیا ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کا بھی کوئی قول دکھا سکتے ہیں ؟ اگر نہیں اور یقینا نہیں تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ فرقہ بدعت پرست رشوت خور ہونے کے علاوہ مذاہب اربعہ سے خارج ہونے کی وجہ سے اسلام کو بھی خیرباد کہہ کر بقول خود حلقہ ارتداد کو وسیع کر رہے ہیں ؟ ہاں ! کہاں ہیں مقلدین حضرت امام ابو حنیفہ ادھر آئیں اور ہم سے امام والا مقام کا ارشاد فیض نہاد بھی سنیں اور اس پر عمل کر کے تقلید کا ثبوت دیں ۔ عن ابی حنیفة ان یکرہ ان یبنی علیه بنا. من بیت وقبة ونحوہ یعنی امام ابو حنیفہ کے نزدیک قبہ وغیرہ بنانا قبر پر مکروہ ہے ( کبیری شرح منیہ ص ۔ ۵۵۵ ) فتاوی قاضی خان ص ۱۹۲ ج ۔۱ ) میں ہے ۔ عن ابی حنیفة انه قال :۔ لا یجصص القبر ولا یطین ولا یرفع علیه بنا. انتھی ۔ یعنی امام صاحب نے فرمایا ہے کہ قبر کو نہ چونا گچ کیا جاوے اور نہ ہی کوئی عمارت بنائی جائے ۔ مفید المستفید میں ہے کرہ ابو حنیفه البنا. علی القبر ۔ امام صاحب نے قبر پر عمارت کو مکروہ جانا ہے ۔ اور اسی طرح محیط میں بھی ہے ۔

## اب فقہاء کرام کی تصریحات سنیئے !

مفید المومنین میں ہے ۔ البنا. علی القبور حرام و من قال باباحته فاباح مانھی عنه السنة یعنی قبر کو اونچا بنانا حرام ہے اور جس نے اس کو جائز کہا اس نے اس چیز کو جائز کہا کہ جس سے سنت نبوی نے منع کر دیا ف یعنی حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان واجب الاذعان کے ہوتے ہوئے کسی

کے قول کی ضرورت نہیں ۔ امداد الفتاح شرح نور الایضاح میں ہے ۔ یحرم البناء علیها قبر پر عمارت بنانا حرام ہے ۔ طوالع الانوار حاشیہ در مختار میں ہے ۔ یحرم البناء علیه قبر پر عمارت حرام ہے ۔ برہان میں ہے ۔ یحرم البناء علیه حجة العلماء میں ہے ۔ لا یجوز البناء مثل القبة وغیرها علی القبور سواء کانت للا ولیاء والصلحاء ام لغیر هم انتهی ۔ یعنی قبروں پر قبہ بنانا جائز نہیں ہے ۔ اگرچہ وہ قبر ولی ، صالح ، عالم کی ہی کیوں نہ ہو ۔ بحرالرائق ۔ص۔ ۲۰۹ ۔ج۔۲ میں ہے ولا یرفع علیه البناء ۔ منح الغفار میں ہے ۔ ولا تجصص القبر و لا یرفع علیه بناء ۔ لحدیث جابر الخ ۔ نہ تو قبر کو چونا گچ کیا جائے اور نہ ہی اس پر عمارت وغیرہ بنائی جائے اور یہاں یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ ابن نجیم شرح کنز میں فرماتے ہیں کہ جہاں مطلق کراہت ہو وہاں عندالحنفیۃ مکروہ تحریمی مراد ہے (جو کہ حرام کے حکم میں ہوتی ہے ۔غرض اسی طرح جملہ کتب حنفیہ مثلا جامع الرموز ۔ص ۱۶۲ شرح مختصر وقایہ ۔ جوہرنیرہ شرح منیہ ۔ص ۱۱۲ ۔ ج ۔۱ زیلعی شرح کنز ۔شرح مجمع البحرین ۔ فتاوی سراجیہ ۔ فتاوی عالمگیری ۔ فتاوی رحمانیہ ۔ فتاوی برہنہ ۔شرعۃ الاسلام ۔خلاصۃ الفقہ ۔مستملی شرح منیہ المصلی زمنی ۔ درہم الکیس ۔ ان تمام کتابوں میں موجود ہے کہ قبے بنانے ناجائز ہیں ۔

اب ہم حسب وعدہ " ہدم قباب " کا ثبوت نصوص احادیث ۔ اقوال اہل فقہ ۔ کلام شراح حدیث ۔ تعامل صحابہ و سلف صالحین سے ہدیہ قارئین کرام کر کے ناظرین پر انصاف چھوڑتے ہیں ۔

# پہلی حدیث

عن علی قال کان رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فی جنازة فقال ایکم ینطلق الی المدینة فلم یدع و ثنا الاکسره ولا قبراً الا سواه ولا صورة الا لطخها فقال رجل انا یا رسو ل الله فعاد فقال یا رسول الله ولا قبراا لا سویته ولا صورة الا لطختها ثم قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم من عاد الی صنیعة شیئی من هذا فقد کفر بما انزل .علی محمد (صلی الله علیه و آله وسلم ) الحدیث ۔ مختصراً ۔ رواہ احمد فی مسندہ ۔

یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنازہ پر فرمایا کہ تم میں سے کون مدینہ کو جاتا ہے تا کہ اس میں کسی بت کو بغیر توڑے نہ چھوڑے اور کسی تصویر کو بغیر مٹائے نہ چھوڑے اور کسی قبر بلند کو بغیر برابر کئے زمین کے نہ چھوڑے ۔ ایک شخص کہتا ہے میں جاتا ہوں یا رسول اللہ ! چنانچہ وہ جاتا ہے پس وہ لوٹ کر کہتا ہے کہ حضور میں نے کسی قبر کو بغیر برابر کئے نہیں چھوڑا ہے اور کسی تصویر کو بغیر مٹائے نہیں چھوڑا ۔ یعنی ہر قبر کو برابر کر دیا ۔ پھر حضور اکرم (

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ) فرماتے ہیں کہ جس نے دوبارہ قبروں پر قبہ وغیرہ بنایا تو اس نے اس چیز کے ساتھ کفر کیا جو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اتری ہے ۔

## برادران اسلام !

فرزندان توحید ! دیکھیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک صحابی کو اونچی قبروں کے گرانے کا حکم فرماتے ہیں وہ حسب ارشاد فورا گرا کر واپس آتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ حضور ! میں نے سب کچھ گرا دیا ۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے دوبارہ پھر قبریں اونچی بنائیں یا قبے مقبرے بنائے تو اس نے میرے ساتھ کفر کیا ۔

اے قبوں اور پکی قبروں کے بنانے والو !

اے قبوں کے گرانے سے چڑنے والو !

سوچو ! کہ سرور انبیاء حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کس کے حق میں فیصلہ دے رہے ہیں کہ خوب بناؤ ؟ یا سلطان عبدالعزیز آل سعود کے حق میں کہ جہاں بلند قبر پاؤ فورا برابر کر دو ۔ وہاں غور سے پڑھو ۔ آپ فرماتے ہیں کہ " آئندہ اگر قبوں کے بنوانے کی درخواست کرو گے تو کافر ہو جاؤ گے " ۔

## میرے بھولے بھالے مسلمان بھائیو !

ایسے پیروں ، فقیروں ، مولویوں سے بچو کہ جو اپنی شکم پروری کی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فیصلوں کو ٹھکراتے ہیں ۔

یاد رکھو ! آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ارشاد کے ہوتے ہوئے کسی کے قول کی حاجت نہیں اور نہ ہی کسی کے فیصلہ کی ضرورت ۔ اگر سچی محبت تمہارے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہے تو آؤ آل سعود کا ساتھ دو ۔ اور جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اونچی قبروں کے بارہ میں فرمایا اور کروایا اسی طرح کرو اور کراؤ ۔

## دوسری روایت ۔

عن ابی الھیاج الاسدی قال لی علی الا ابعثک علی ما بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم ان لا تدع تمثالا الا طمسته ولا قبرا مشرفا الا سویته ۔ رواہ مسلم ص-٣١٢ ۔ ج- ١ ۔

ابوالہیج کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مجھ سے کہا کہ کیا نہ بھیجوں میں تجھے جس کام کے واسطے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا کہ کسی تصویر کو بغیر مٹائے نہ چھوڑنا اور کسی قبر بلند کو بغیر زمین کے برابر کئے نہ چھوڑنا قال الشافعی فی الام رایت الائمۃ بمکۃ یا مرون بھدم ما ینبی کذافی شرح مسلم للنووی - یعنی امام شافعی فرماتے ہیں کہ مکہ معظمہ میں اماموں کو دیکھا وہ بنی ہوئی عمارتوں کے گرانے کا حکم دیتے تھے۔

اے اہل بیت کے شیدائیو! تم بھی دیکھو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی قبوں کے گرانے کا حکم دے رہے ہیں اور تم ان کے حکم پر عمل کرنے والوں کے خلاف "یوم انہدام قبور" بنا رہے ہو!۔

# قبوں کی اصلیت

اب قبوں کی حقیقت سنیے! جب کہ آپ کے سامنے آ گیا کہ واقعی قبوں کا گرانا عین سنت نبویہ کی اتباع کرنا ہے اس بات کو واضح کر دیا جاتا ہے کہ قبوں کی اصلیت کیا ہے اور یہ کن لوگوں کا فعل ہے اور قبوں کے بنوانے والے کون ہیں اور کیا اس کے ہدم (گرانے) سے چڑنے والے مسلمان کہلا سکتے ہیں؟

سنو! معتبر تفاسیر میں موجود ہے کہ ایک شخص جاہلیت میں حاجیوں کو ستو پلایا کرتا تھا۔ مرنے کے بعد لوگوں نے اس کی قبر پر قبہ بنا دیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب طائف کو فتح کرتے ہیں تو معا اس کے گرانے کا حکم دیتے ہیں چنانچہ وہ قبہ آپ کے حکم سے گرا دیا جاتا ہے (ابن جریر) (اقتضاء الصراط المستقیم ص-۵۲۹- ج - ۲) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبوں کا گرا دینا سنت ہے اور ان کا بلند کرنا یہود و نصاریٰ کا فعل ہے اس اثر سے ثابت ہو گیا کہ قبے بنانے والے یہود و سے بہت مشابہت ہیں اوز بحکم حدیث من تشبہ بقوم فھو منھم وہ روزمرہ "کفرہ" میں شامل ہو گئے اور قبوں کو گرانے والے مردہ سنت کو زندہ کر کے بحکم حدیث من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید مقدس جماعت شہداء میں داخل ہو گئے۔

ناظرین اب چند اشتہادات علماء کرام بھی ملاحظہ فرما کر کی داد دیجئے۔ علامہ ابوالقاسم ارشد تلاذہ فقیہ ابو اللیث سمرقندی اپنی قابل قدر کتاب عقد اللآلی میں فرماتے ہیں۔ یحرم تعلیۃ القبر و والبنا علیھا یعنی قبر کو اونچا کرنا اور اس پر عمارت بنانا حرام ہے۔ علامہ ابن حجر مکی شافعی تحفۃ المحتاج میں فرماتے ہیں وقد افتی جمع بھدم کل بقرافۃ مصر من الابنیۃ حتی قبۃ امامنا الشافعی التی بنا ھا بعض الملوک

وینبغی لکل احد هدم ذلک (تفهیم المسائل) انتھی یعنی علماء کی ایک جماعت کثیر نے مصر وغیرہ میں جو قبے بنے ہوئے تھے ان کے گرانے کا فتوی دے دیا ہے ۔یہاں تک کہ حضرت امام شافعی کا قبہ بھی ۔ پس ہر ایک امام خلیفہ وقت کو قبوں کا گرانا ضروری ہے ۔حضرات ! یہی وہ علامہ ابن حجر ہیں جنہوں نے اہل نجد کو بری طرح کوسا ہے ۔ یہ وہی علامہ ابن حجر ہیں کہ جن کے کلام سے فرقہ مبتدعہ دلیل پکڑ کر نجدیوں کا رد کرتا ہے لیکن اس مسئلہ کی حقانیت نے انہیں بھی اپنا گرویدہ بنا کر نجدیوں کے موافق بنا دیا مگر ان لوگوں نے باوجود مخالفت کے تسلیم کرلیا کیونکہ وہ اہل سنت تھے اور یہ آجکل کے لوگ اپنا الو سیدھا کر کے بطن پروری کی دھن میں کوشاں ہیں انہیں حق ناحق سے کیا واسطہ ! پھر یہی علامہ اپنی کتاب الزواجر میں کبائر کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں ویجب ازالة کل منکر علیها و تجب المبادرة الی هدمها وهدم القباب التی علی القبورا ذهی اضر من مسجد ضرار انتهی( جلاء العینین ۔ ص ۔ ۳۲۷) یعنی قبروں پر سے خلاف شریعت امور کا دور کرنا واجب ہے ۔ اور اس کا ہدم لازم ۔ قبوں گرانا بھی ضروری ہے کیوں کہ قبوں کا بنانا اسلام کو ضرر رسانی میں مسجد ضرار (جو گرائی تھی) سے بھی زیادہ نقصان دہ ہے ۔ اسی طرح قاضی ابراہیم جوناگڈھی مجالس الابرار میں فرماتے ہیں (یہ وہ کتاب ہے کہ جو حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کی نظر شدہ ہے) وکذالک القباب التی بنیت علی القبور یجب هد مها لانها اسست علی معصیة الرسول ومخالفته وکل بناء ان اسس علی معصیة الرسول و مخالفته فهو بالهدم اولی من مسجد الضرار ( الی قوله ) فیجب المبادرة والمسارعة هالی هدم ما نهی عنه رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ولعن فاعله انتهی یعنی اس طرح قبوں کا گرانا بھی واجب ہے کیونکہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کے لئے بنائے گئے ہیں اور جو چیز کہ سرور انبیاء کی مخالفت میں بنائی جاوے اس کا گرانا مسجد ضرار سے بھی ضروری ہے ۔ پس جس سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہوا اور اس کے کرنے والے پر لعنت کی ہو اور اس کو بہت جلدی اور فوراً گرانا ضروری ہے ۔علامہ قاری حنفی مرقاۃ میں ازہار سے نقل فرماتے ہیں ویجب الهدم و ان کان مسجدا ، انتهی ۔ قبروں پر اگرچہ مسجد ہی کیوں نہ ہو ۔ گرا دینا ضروری ہے ۔

اب ناظرین انصاف سے فرمائیں کہ قبوں کو گرانے والا مسلمان ہوا یا ہدم کو برا کہنے والا؟ غور کرنے کی بات ہے کہ یہاں پر سلطان عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل سعود سے مقابلہ نہیں ہے بلکہ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محاربہ ( جنگ ) ہے ۔ اور صحابہ اور تابعین و تبع تابعین و ائمہ اربعہ و نیز جملہ بزرگان

دین سے مقابلہ ہے ۔ بھائیو ! سمجھ لو تمہیں خدا اور اس کے رسول و جملہ اسلاف کے مقابلہ کی طاقت ہے تو کئے جاؤ یاد رکھنا ان بطش ربک لشدید (اے نبی بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے ) جو کچھ ہم نے لکھا ہے اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھا بلکہ احادیث نبویہ و تعامل صحابہ ، اقوال سلف کو ہی نقل کیا ہے ۔ اگر اب بھی کسی شخص کو شبہ ہو تو مرد میدان بنے اور آئے ہم کھلم کھلا چیلنج دیتے ہیں کہ حکم (ثالث) مقرر کر کے گفتگو کرے ------------ ۔

# اگر کچھ ہمت ہے تو آؤ ۔

اگر نہیں تو خدارا رات دن اشتہار بازی کر کے اسلام اور خدام اسلام کو بدنام نہ کرو ۔ تمہاری وجہ سے اسلام کو بہت نقصان پہنچ چکا ہے اور پہنچ رہا ہے ۔ خدارا ! اسلام کی حمایت کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور اپنے توہمات باطلہ کی اتباع سے اسلام کے اصل مقصد کو فوت نہ کرو ۔ اب میں نہایت ادب سے التجا کروں گا کہ اے ہندوپاک کے حنفی مسلمانو ! آؤ جس طرح ہمارے اسلاف نے ان مسائل میں آل سعود کا ساتھ دیا ہم بھی انہیں (آل سعود ) کا ساتھ دیں اور اس نا اتفاقی کو مٹا کر ان سے صلح کر لیں ۔ والسلام ۔

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین والصلوة علی رسول محمد و آله اجمعین ۔